41054/279

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم حضرت مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل مسائل میں شرعی رہنمائی درکار ہے:

موضوع: تیار شدہ (finish goods) اور زیر تکمیل مال: (under process) پر زکوۃ کا حکم

ہمارا ایک مینوفیکچرنگ ادارہ ہے جس میں مختلف اجزائے ترکیبی (جڑی بوٹیاں) ملا کر پروڈکٹ تیار کی جاتی ہے اور پھر ان پروڈکٹس کو مارکیٹ میں عام گاہک تک پہنچا کر نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ ہمارے پاس بہت سارا مال ایسا ہوتا ہے جو تیار رکھا ہوا ہوتا ہے اور اس دوران زکوٰۃ کی تاریخ آجاتی ہے تو اس حوالے سے رہنمائی درکار ہے کہ ہم اس تیار شدہ مال کی زکوۃ کس قیمت کے اعتبار سے ادا کریں۔ اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ:

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۶۹۸/۱۰۰

تیار شدہ مال مارکیٹ میں فروخت کیا جاتا ہے اور مارکیٹیں کئی قسم کی ہوتی ہیں جیسے:

- ڈسٹری بیوٹر مارکیٹ
- ہول سیلر مارکیٹ
- ریٹیلر مارکیٹ۔

اور ہر ایک کی قیمتیں ایک دوسری مارکیٹ سے کچھ نہ کچھ اوپر نیچے ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 1:.... اب سوال یہ ہے کہ ہم اپنے پاس موجود تیار شدہ مال کی زکوۃ کا حساب لگانے کیلئے کونسی مارکیٹ کا اعتبار کریں؟

جبکہ ہم اپنا مال (ڈسٹری بیوٹر مارکیٹ میں) ڈسٹری بیوٹرز کو فروخت کرتے ہیں جو کہ ایک مخصوص فیصدی ڈسکاؤنٹ کے ساتھ فروخت کیا جاتا ہے اور پھر ڈسٹری بیوٹر آگے اس کو ہول سیلر اور ریٹیلر تک پہنچاتا ہے، چنانچہ جو چیز ریٹیلر کو سو روپے کی دی جاتی ہے، وہ ہم ڈسٹری بیوٹر کو 25 فیصد ڈسکاؤنٹ کے ساتھ 75 روپے کی فروخت کرتے ہیں، اور پھر ڈسٹری بیوٹر اس کو نفع رکھنے کے بعد آگے فروخت کرتا ہے جو بالآخر عام گاہک تک 100 روپے کی پہنچتی ہے۔

جواب طلب امر یہ ہے کہ ہم ایسے مال کی زکوۃ 100 روپے کے حساب سے ادا کریں گے یا اپنی قیمتِ فروخت یعنی 75 روپے کے اعتبار سے؟

سوال نمبر 2:.... بعض اوقات ڈسٹری بیوٹرز کو 25 فیصد ڈسکاونٹ کے علاوہ مختلف عنوانات سے اضافی ڈسکاؤنٹ بھی دیا جاتا ہے البتہ رسید (invoice) میں قیمتِ فروخت کے عنوان میں صرف 25 فیصد ڈسکاؤنٹ کا ذکر ہوتا ہے جبکہ اس پر 5 فیصد مزید ڈسکاؤنٹ ڈسٹری بیوٹر کے گاڑیاں وغیرہ چلانے کے خرچے یا مختلف اخراجات کے نام سے دیا جاتا ہے (اور اس کا ذکر قیمت کی مد میں نہیں ہوتا)، اس طرح اگرچہ کل ڈسکاؤنٹ 30 فیصد بن جاتا ہے، لیکن پانچ فیصد ڈسکاؤنٹ دراصل قیمت کا حصہ نہیں ہوتا بلکہ

ڈسٹری بیوٹر کو مال تقسیم کرنے کے سلسلے میں آنے والے اخراجات کی مد میں پیشگی دیدیا جاتا ہے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ ہم تیار مال کی زکوۃ کا حساب لگانے کیلئے ۷۵ روپے کو بنیاد بنائیں گے یا مزید ڈسکاؤنٹ کے بعد والی قیمت یعنی ۷۰ روپے کا اعتبار کریں گے ؟؟

سوال نمبر 3:... ایسا مال جو ابھی تک تکمیل کے مراحل میں ہے وہ ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ اسکی قیمتِ فروخت کا اندازہ نہیں ہو سکتا مثال کے طور پر اگر ہم نے مختلف قیمتی اجزاء کو مشینوں سے گزار کر اس سے ایک محلول تیار کر لیا تو وہ محلول اس حالت میں تو مارکیٹ میں کہیں بھی نہیں ملے گا۔ اسلئے اسکی قیمتِ فروخت مارکیٹ سے معلوم نہیں ہو سکے گی اور ہمیں یہ بھی صحیح اندازہ نہیں ہو گا کہ یہ چیز کب تک تیار ہو کر مارکیٹ میں آجائے گی اور اس پر مزید کتنے اخراجات وغیرہ آئیں گے ۔

اب سوال یہ ہے کہ ایسے مال کی زکوۃ کس حساب سے ادا کی جائے؟ بعض حضرات نے اس کا فارمولا " قیمتِ خرید مع زائد خرچ" بتلایا ہے،، زائد خرچ سے مراد وہ اخراجات ہیں جو اب تک اس چیز کی تیاری میں صرف ہو چکے، آپ حضرات سے رہنمائی درکار ہے۔

جزاکم اللہ خیرا

سائل

عبدالنافع

مینو فیکچرنگ انڈسٹریز

12 اگست 2014ء

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا

﴿۱﴾۔۔۔صورتِ مسئولہ میں جس قیمت (یعنی ڈسٹری بیوٹر مارکیٹ والے ریٹ) پر آپ لوگ اپنا سامان فروخت کرتے ہیں، اسی کے اعتبار سے آپ پر زکوۃ کی ادائیگی لازم ہے، ہول سیل یا ریٹیلر ریٹ کا اعتبار سے زکوۃ ادا کرنا لازم نہیں ہے۔

﴿۲﴾۔۔۔اگر یہ پانچ فیصد کا مزید ڈسکاؤنٹ قیمت کا حصہ نہیں ہوتا بلکہ سامان پچیس فیصد ڈسکاؤنٹ پر ہی فروخت کیا جاتا ہے اور پانچ فیصد مزید ڈسکاؤنٹ ڈسٹری بیوٹر کو مال تقسیم کرنے پر آنے والے اخراجات تبرعاً دیا جاتا ہے تو پھر زکوۃ ادا کرتے وقت اس ڈسکاؤنٹ کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ ڈسٹری بیوٹر کو جس قیمت پر مال فروخت کیا جاتا ہے، اس قیمت کے حساب سے زکوۃ نکالی جائے گی، کیونکہ وہی سامان کی قیمتِ فروخت ہے۔

المعايير الشرعية ، المعيار الخامس والثلاثون ، معيار الزكاة (٤٧٧)

٢/٢/٥ يتم تقويم عروض التجارة بالقيمة السوقية للبيع في مكان وجودها حسب طريقة بيعها بالجملة أو التجزئة ، فإن كان البيع بهما فالعبرة بالأغلب . ولا تقوم بالتكلفة أو السوق أيهما أقل ،لكن إن تعسر تقويمها تزكى بالتكلفة .

﴿۳﴾۔۔۔اگر واقعۃً کوئی مالِ تجارت ایسا ہو جو تکمیل کے مراحل میں ہو اور اسکی قیمتِ فروخت کا اندازہ لگانا انتہائی مشکل ہو تو موجودہ دور کے بعض علماء نے اصل لاگت (قیمتِ خرید مع زائد خرچ) کے حساب سے زکوۃ ادا کرنے کی اجازت دی ہے۔(ماخذہٗ تبویب: ۱۶۸۳ / ۱۶)

المعايير الشرعية ، المعيار الخامس والثلاثون ، معيار الزكاة (٤٧٧)

٢/٢/٥ يتم تقويم عروض التجارة بالقيمة السوقية للبيع في مكان وجودها حسب طريقة بيعها بالجملة أو التجزئة ، فإن كان البيع بهما فالعبرة بالأغلب . ولا تقوم بالتكلفة أو السوق أيهما أقل ،لكن إن تعسر تقويمها تزكى بالتكلفة ....

٢/٦/٢/٥ البضاعة قيد التصنيع : تزكى بقيمتها السوقية بحالتها يوم الوجوب ، فإن لم تعرف لها قيمة سوقية تزكى تكلفتها ....

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۳/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۳۶ھ

۱۵/ مارچ/ ۲۰۱۵ء

دار الافتاء — فتوی نمبر ۱۰۰/۱۶۹۸ — ۲۴/۵/۳۶ھ — ۲۰۱۵/۳/۱۶

الجواب صحیح
۲۳/۵/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف عفا اللہ
۲۳/۵/۱۴۳۶ھ

مفتی